رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۹ مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء یوم دوشنبہ مطابق ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۰ھ جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔ حرم ثالث بھی صحت میں ترقی کر رہے ہیں ۔

ابر کی وجہ سے ہلال عید تو ۲۶ جولائی کو نہ دیکھا گیا لیکن گذشتہ مہینوں کے حساب سے ۲۷ کو یکم ذی الحجہ ہوئی۔ اس لحاظ سے عید اضحی ۵ اگست کو ہوگی انشاء اللہ

جناب حافظ روشن علی صاحب اور بعض دوسرے اصحاب چند دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

کئی دن کی سخت گرمی کے بعد ۲۸ کو کچھ بارش ہوئی

اخبار احمدیہ

امرتسری مخالفین حق کی افتراپردازی

ایک شخص عبدالرحیم کشمیری کی طرف سے پہلے "وکیل" میں پھر "اہلسنت و جماعت" پھر "الفقیہ" میں ایک دوسرے سے غالباً نقل در نقل چھپا ہے۔ کہ وہ بارہ سال قادیان میں رہا۔ اور اب احمدیت سے تائب ہوتا ہے۔ اول تو یہ جھوٹ ہے۔ کہ وہ بارہ سال قادیان میں رہا ہے دوم وہ ہرگز کبھی احمدی نہیں ہوا۔ بلکہ بات یہ ہے۔ کہ چند چالاک لوگوں نے اسے کہا کہ تم لکھے پڑھے ہو یا نہیں۔ احمدی عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ اگر تم پڑھنا جانتے ہو۔ تو یہاں اپنا پتہ اور نام لکھ کر دکھاؤ۔ وہ چونکہ سادہ آدمی ہے اس نے اپنا نام وغیرہ لکھ دیا۔ اس کے اوپر جھٹ ایک مضمون لکھ کر وکیل میں چھپوا دیا۔ ہمیں سخت افسوس ہے کہ روزنامہ وکیل کے ایڈیٹر صاحب نے بلا کافی تحقیقات کے یہ خبر چھاپ دی۔ وہ بیچارہ عبدالرحیم احمدی جماعت امرتسر سے سخت شرمندہ کہ میری نسبت کیا مشہور کر دیا۔ اور چالاکی سے کس طرح دستخط کرا لئے ۔

ہم ایسے چالاک لوگوں کو سناتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اس نور کو نہیں بجھا سکتے۔ جو خدا نے اس تاریکی میں رہنمائی کے لئے بھیجا ہے۔ اور نہ اس ترقی کو روک سکتے ہیں۔ جو خدا کی طرف سے دن دوگنی رات چوگنی ہو رہی ہے چنانچہ حال ہی میں چار اشخاص امرتسر کے بیعت ہوئے ہیں۔ (۱) حکیم عبدالحق صاحب (۲) میاں غلام محمد صاحب (۳) میاں عبدالرحمن صاحب (۴) میاں سراج الدین صاحب۔ عشر سند مستری اللہ بخش امرتسر

تبلیغی کوششوں کے نتائج

میاں محمد عبد اللہ صاحب سنوری کمپونڈر نور ہسپتال قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل اشخاص نے جو نور ہسپتال میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے علاج کروانے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ماتحت عملہ کی تبلیغی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اور اس کو جزائے خیر دے:۔

میاں امام دین صاحب ۔ میاں نبی بخش صاحب ۔ حافظ غلام محمد صاحب ۔ میاں برکت علی صاحب ۔ میاں مراد بخش صاحب ضلع گورداسپور ۔ میاں مختار علی صاحب گجرات ۔ میاں حسین بخش صاحب امرتسر ۔

خاکسار رحیم بخش ۔ قائمقام ناظر تالیف و اشاعت قادیان

(۲) کھیوہ میں مخالفت تھی ۔ وہاں میری جب دو تقریریں ہوئیں ۔ تو خدا کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی توجہ اور برکت سے پانچ کس احمدی ہوگئے پھر ان کی درخواست پر رہ کر دو تقریریں اور کیں ۔ اور ۵ کس اور احمدی ہوگئے ۔ اور خدا کے فضل سے دس اشخاص جن کی فہرست ذیل میں درج ہے احمدیت میں داخل ہوئے:۔

چودہری نواب خان صاحب (۲) نصر اللہ خان صاحب (۳) نواب دین صاحب (۴) اللہ داد صاحب (۵) علی محمد صاحب ۔ (۶) سردار محمد صاحب (۷) چودہری رشید محمد صاحب ۔ (۸) محمد صادق صاحب (۹) سولاداد صاحب ۔ (۱۰) جہانگ شاہ صاحب ۔ خاکسار غلام رسول راجیکی ۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوست میاں الٰہی بخش صاحب ممدوحی جن کو عرصہ قریباً چار سال سے عاجز تبلیغ کر رہا تھا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں ۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی استقامت کے لئے دعا فرمادیں ۔ اور نیز کچھ اور دوست ابھی زیر تبلیغ ہیں ان کے لئے بھی دعا فرمادیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ حق کی قبولیت کے لئے ان کے سینہ کو بھی کھولدے ۔ آمین

منظور احمد ۔ احمدی از سلانوالی

(۴) اس عاجز کی چند روزہ کوشش سے احباب ذیل نے بیعت کی ہے ۔ احباب ان کے حق میں اور اس عاجز کے حق میں دعائے خیر فرمائیں :۔

(۱) چودہری فتح محمد صاحب ولد اللہ دتا سکنہ پکا گڑھا ضلع سیالکوٹ

(۲) مہر نتھو ولد ہیرا صاحب " " " "

(۳) مہر ستاب ولد فقیر صاحب " " " "

خاکسار عبد العزیز ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ستراہ سیالکوٹ

آسٹریلیا میں تبلیغ

جناب حسن موسیٰ خان صاحب احمدی مبلغ آسٹریلیا اپنے خط (مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۲۲ء) بنام ناظر صاحب تالیف و اشاعت میں لکھتے ہیں :۔

۲۲ر مئی ۱۹۲۲ء کو ایک "غریب کالے" یعنے اس ملک کے اصل باشندے کے گھر لڑکا پیدا ہوا ۔ جس کے جھونپڑ میں یہ عاجز ۸ر مئی سے مقیم ہے ۔ میں نے اس بچے کے کان میں اذان کہی ۔ اور اس کا نام عبد اللہ رکھا اس ملک کے اصلی باشندوں میں سے وہ لوگ جو انگریزوں سے میل جول رکھتے ہیں ۔ اپنے عیسائی نام رکھتے اور عیسائی گرجے میں جاتے ہیں ۔ چنانچہ اس بچہ کی ماں اور باپ کے نام الائیس اور جارج روبن ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اپنی قوم میں اسلام کا پیغام لے جانے والا بنائے ۔ میں نے ایک سلسلہ مضامین مختلف اخباروں میں شروع کیا تھا ۔ ۵ر جون کو یہ سلسلہ آسمانی نشانوں پر ختم ہوا The muslim sunshine no. 33 میں آخری مضمون لکھا گیا ۔ نتیجہ خدا کے ہاتھ میں ہے ؞

چندہ خاص

حسب ذیل اصحاب نے چندہ خاص میں خاص حصہ لیا ہے :۔

چودہری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر بنک پسرور ۵۰؎

منشی جلال الدین صاحب مینجر سنگر مشین ۵؎

چودہری محمد لطیف صاحب امیدوار منصف ۵؎

میزان کل ۹۰ لعہ

ناظر بیت المال ۔ قادیان

حصص بک ڈپو کے متعلق تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ر جولائی میں حصہ داران بک ڈپو تالیف و اشاعت کے جو نام شائع کئے گئے ہیں ان میں نمبرہ ۴۹ میں بابو الٰہی بخش صاحب فیروزپور کا نام ہے ۔ جس کے ساتھ ان کی طرف سے وصول شدہ رقم ایک سو دکھائی گئی ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ اصل میں ان کا نام الٰہی بخش صاحب ہے ۔ اور ان کی طرف سے ایک سو پچاس روپیہ وصول ہو چکا ہے ۔

نائب ناظر تالیف و اشاعت ۔ قادیان

امتحان انجنیرنگ میں کامیابی

شیخ مسعود احمد صاحب بی اے خلف الرشید شیخ مولا بخش صاحب لاہوری ٹامسن کالج رڑکی کی سول اسسٹنٹ انجنیرنگ کلاس کے آخری امتحان میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کا خادم بنائے ۔

حیدر آباد سندھ میں قیام انجمن

حیدر آباد سندھ میں انجمن احمدیہ قائم کی گئی ہے ۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل تجویز ہوئے ہیں :۔

(۱) محمد عبد الرحمن صاحب سکرٹری (۲) محمد اسمٰعیل صاحب محاسب محصل ۔ خط و کتابت بنام سکرٹری حسب ذیل پتہ پر ہو ۔

محمد عبد الرحمن احمدی کلارک انچارج ریکارڈس ۲/۱۲۹ بلوچیز ٹی ۔ بی 12.4/۲ بلوچستان انفنٹری ۔

احمدی پیشہ وروں کے رشتے

احمدی پیشہ وروں کے رشتہ ناطوں میں جو مشکلات ہیں وہ محتاج بیان نہیں ۔ کیونکہ احمدی پیشہ ور اکا دکا ہی کہیں کہیں ہماری جماعتوں میں ہیں ۔ اور ایک دوسرے سے واقف نہیں ۔ ان مشکلات کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے الفضل میں اعلان کیا تھا کہ سکرٹری صاحبان اپنی اپنی جگہوں کے احمدی پیشہ وروں کے لڑکے و لڑکیوں کی فہرستیں تیار کرکے دفتر ہذا میں بھیجدیں ۔ تا ان کے باہمی رشتہ و ناطوں کے لئے کوشش کی جائے ۔ لیکن افسوس ہے کہ سوائے چند انجمنوں کے سکرٹریوں کے اور کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی ۔ لہذا پھر بذریعہ اس اعلان کے سکرٹری صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے اپنے علاقہ کے احمدی پیشہ وروں کے لڑکے و لڑکیوں کی جلد فہرستیں تیار کرکے دفتر ہذا میں بھیجدیں ۔ والسلام

نیاز مند :۔ ناظر امور عامہ ۔ قادیان

احباب کو اطلاع

جو دوست براستہ بٹھنڈہ دہلی یا کراچی یا بیکانیر کی طرف جائیں وہ خاکسار سے بٹھنڈہ اسٹیشن پر ملاقات کریں یا خاکسار کو اطلاع دیں تاکہ اسٹیشن پر مل سکوں ۔ اور دوسری ٹرین تک ٹھہرنے کا انتظام

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - ۳۱ر جولائی ۱۹۲۲ء

شق القمر کا معجزہ

پر سلسلہ ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "الفضل" ۱۷ر جولائی میں شق القمر کے متعلق حسب ذیل سطور شائع ہوئی تھیں:۔

"اسمیں (یعنی شق القمر میں) ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائیگی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھا دیا گیا تھا۔ اور کشف ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی اسمیں شامل ہوں" الیٰ اخرہٖ

اسپر دو غیر مسلم اخباروں نے اعتراض کیا ہے۔ جنمیں سے ایک "لائٹ گزٹ" اور دوسرا "پرکاش" ہے۔

لائٹ گزٹ (۲۳ر جولائی) کا خلاصہ اعتراض اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"چونکہ یہ معجزہ خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل سمجھا جاتا تھا۔ اسلئے اس کی کئی تاویلیں کی گئیں لیکن اب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد نے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فرزند و خلیفہ ہیں۔ اس کی جو تاویل کی ہے۔ بہت تسلی بخش ہے"

اس کے آگے حضرت خلیفۃ المسیح کے مذکورہ بالا الفاظ درج کئے ہیں۔ اور ان سے یہ نتیجہ نکالا ہے:۔

"یعنی ہوا کچھ بھی نہیں۔ حضرت نے صرف ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر بقول مرزا صاحب عرب کی حکومت کی تباہی تھی۔ ایسے خواب ممکن ہے۔ اور ہزاروں لوگوں نے بھی دیکھے ہوں"

۲۳ر جولائی کے پرکاش میں بھی اسی مضمون پر بعنوان "شق القمر ایک مفروضہ واقعہ ہے" مفصل آریہ سماجی زبان میں اعتراض کیا گیا ہے۔ چونکہ اسمیں بہت غیر مہذبانہ طریق پر گفتگو کی گئی ہے۔ اسلئے ہم اسکی نسبت کچھ نہیں کہینگے۔ البتہ اس کے اعتراض کا وہ حصہ لینگے۔ جسمیں اس نے حضرت خلیفۃ المسیح کے اس بیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سرمہ چشم آریہ کے خلاف خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"آپ نے اپنے والد مرحوم کی کی کرائی محنت خاک میں ملا دی"

پہلے ہم لائٹ گزٹ سے خطاب کرتے ہیں کہ اس کا یہ خیال درست نہیں کہ اس قسم کے نظارے کا ظہور میں آنا خلاف قانون قدرت ہے۔ کیونکہ قانون قدرت پر لائٹ گزٹ یا کسی اور کا احاطہ نہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے جو اس کو کشف بیان کیا ہے۔ اس کو خواب سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ کشف اور خواب میں بہت فرق ہوتا ہے۔ پھر اس کے متعلق یہ کہنا کہ ممکن ہے۔ اور ہزاروں لوگوں نے بھی اس قسم کے خواب دیکھے ہوں۔ بے حقیقت بات اور فرضی خیال ہے کیونکہ "دیکھے ہوں" شکی اور غیر متحقق امر ہے۔ مگر جو کچھ نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحالت کشف قمر کے متعلق ملاحظہ فرمایا۔ اور اس کشفی نظارے کو اور لوگوں نے بھی دیکھا۔ ایک زبردست پیشگوئی تھی۔ جس نے پورا ہو کر دنیا پر اپنی صداقت کو ثابت کر دیا۔ ہزاروں لوگ اگر خواب دیکھتے ہیں۔ تو دیکھیں۔ ان کے اکثر خواب خیال سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے۔ اور اگر کوئی پورا بھی ہو جائے۔ تو اس عظیم الشان کشف کے مقابلہ میں اسکی حقیقت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ جو نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا بلکہ بعض کفار کو بھی دکھایا گیا۔ جسمیں کفار عرب کی طاقت کو توڑ کر اسلام کی سلطنت کے قائم ہونے کی پیشگوئی بھی شامل تھی۔ جو ظہور میں آئی۔ اور جس کے ظہور کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ دیکھنے کو تو لوگ روز خواب دیکھتے ہیں۔ مگر رحمانی اور شیطانی "خوابوں" میں یہی فرق ہوتا ہے کہ رحمانی رؤیا و کشوف اپنے ساتھ کچھ اہم واقعات اور شان الہٰی رکھتے ہیں۔ مگر دوسرے لوگوں کے خواب عموماً محض خرابی معدہ کا نتیجہ ہونے کے باعث صرف اوہام وخیالات پریشان ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی واقعہ اور حادثہ شامل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا یہ معجزہ شق القمر ہے۔ ویسا ہی ایک معجزہ سیدنا مسیح موعودؑ کا ہے۔ کہ آپ نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ پنجاب میں چھوٹے چھوٹے درخت لگائے جا رہے ہیں اور بتایا گیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں۔ اسپر آپ نے قبل از وقت اس کا اعلان فرمایا۔ اور بعد کے واقعات بتلاتے ہیں کہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور طاعون کے پودوں نے پنجاب میں ایسی جڑیں پکڑی ہیں۔ کہ تاحال خشک نہیں ہوئے اسکی مثالیں اور بھی دی جا سکتی ہیں۔

اب ہم پرکاش کے اعتراض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس نے اس بیان کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سرمہ چشم آریہ کے خلاف ٹھہرایا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے یا تو یہ عدم تدبر کا نتیجہ ہے یا اصل کتاب کو نہ دیکھنے کا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شق القمر کے متعلق اعتراض پر بحث کرتے ہوئے جہاں اسمیں یہ ارقام فرماتے ہیں کہ:۔

"کیا ممکن نہیں کہ اس (قمر) میں حکیم مطلق نے انشقاق واتصال کی دونوں خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو۔ اور ازلی ارادہ سے وہی وقت ظہور مقرر ہو۔ جبکہ ایک نبی سے ایسا ہی معجزہ مانگا گیا"

وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں۔ اور جو انشقاق قرب قیامت میں پیش آنے والا ہے۔ اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو۔ کیونکہ یہ بات محقق ہے۔ کہ مقربین کی کشفی قوتیں اپنی شدت حدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتی ہیں۔ اس کے نمونے ارباب مکاشفات کے قصوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلایا ہے۔ باذن اللہ تعالیٰ"

(متن سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۲۳۔ ایڈیشن سوم)

جہاں پہلی بات کا بعض خاص مقدمات کی بناء پر امکان دکھایا ہے۔ وہاں دوسری بات پر بھی یعنی یہ کہ ایک کشفی کیفیت تھی۔ زور دیا ہے۔ البتہ کشف کی تعبیر دوسری فرمائی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیان فرمودہ تعبیر کے خلاف

نہیں ہے۔ اور اس کے لئے بعض اہل کشوف کے تجارب محققہ و ثابت شدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کیا سرمہ چشم آریہ کی اس عبارت کی موجودگی میں دیانت داری سے یہ بات کہنے کی کوئی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا شق القمر کے وقوع کو کشف قرار دینا حضرت مسیح موعود کے بیان کے خلاف ہے ؛

علاوہ سرمہ چشم آریہ کے مندرجہ بالا حوالہ کے ہم حضرت مسیح موعود کی ایک اور مقدس کتاب کا بھی ایک حوالہ یہاں درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ اور یہ وہ مشہور ایشان اور زبردست کتاب ہے۔ جو آریہ سماج ہی کے اعتراضوں کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اور جس نے آریہ سماج کا اصولاً خاتمہ کر دیا ہے۔ اس کا نام چشمہ معرفت ہے۔ اسکے صفحہ ۲۲۳ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آریہ معترض کے اعتراض معجزہ شق القمر کے جواب میں فرماتے ہیں :-

"یہ وہ معجزہ ہے۔ کہ جو عرب کے ہزاروں کافروں کے روبرو بیان کیا گیا ہے۔ پس اگر یہ امر خلاف واقعہ ہوتا تو یہ ان لوگوں کا حق تھا کہ وہ اعتراض پیش کرتے کہ یہ معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ خاص کر اس حالت میں کہ شق القمر کی آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کافروں نے یہ معجزہ دیکھا۔ اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ یعنے قیامت نزدیک آئی۔ اور چاند پھٹ گیا۔ اور جب یہ لوگ خدا کا کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ایک پکا جادو ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے۔ کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا۔ جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی۔ اور یہ آیتیں بطور پیشگوئیوں کے ہیں اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک استعارہ ہے"

پس ان دونوں عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس بارے میں جو مذہب اور عقیدہ اور تحقیق تھی۔ آپ کے مقدس جانشین کا خیال اور عقیدہ اور تحقیق اسکے خلاف نہیں۔ بلکہ اسی سے مستنبط ہے ؛

ناامیدی کی حد ہو گئی

مسلمان اپنی پے در پے ناکامیوں اور نامرادیوں سے جس درجہ مایوس ہو چکے ہیں۔ اور اپنی بہتری اور بہبودی کی کوئی صورت نہ پاکر جس قدر پریشان اور ناامید ہو گئے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ دہلی کے ایک مسلمان روزانہ اخبار کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے :-

"کاش ہم پر بجلی گر پڑے یا زمین شق ہو جائے۔ اور ہم اسمیں سما جائیں۔ تاکہ دنیا میں ہم زندہ رہکر بے حیائی اور بے غیرتی کی منحوس زندگی سے نجات پا جائیں"

کبھی ایسے شخص کے منہ سے اس قسم کے الفاظ ہرگز نہیں نکل سکتے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا۔ اور اسکی تائید و نصرت پر یقین رکھتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمان باوجود اس حالت کو پہنچ جانے کے پھر بھی اس امر پر غور نہیں کرتے۔ کہ انہیں مصلح ربانی کی ضرورت ہے۔ اور نہ وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پہلے ہی ان کی تباہی و بربادی میں کونسی کسر رہ گئی ہے۔ کہ وہ اپنی تباہی کی التجائیں کرتے ہیں۔ اگر یہی حال بہار ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ وہی ہوگا۔ جس کی خواہش کی جا رہی ہے اسلئے ہم دردِ دل سے عرض کرتے ہیں کہ قبل اس کے کہ وہ خطرناک وقت آئے۔ جس کے آنے کا قوی اندیشہ ہے۔ مسلمان مسلمان بن جائیں۔ خدا تعالیٰ کو جیسا پہچاننے کا حق ہے۔ اس طرح پہچان لیں۔ جس کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجکر خود سامان کر دیا ہے ؛

قرآن کریم غیر متعصب انگریز لیڈروں کی نظر میں

قرآن کریم ایسا مقدس صحیفہ اور پُراز حقائق و معارف کلام ہے کہ جو شخص بھی تعصب سے علیحدہ ہو کر اس کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ اسکی خوبی کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور یہ شرف صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ اپنے مخالفین سے بھی اپنی شان اور عظمت کا اعتراف کرا لیتا ہے۔ چنانچہ ایک عالم انگریز میجر لونارڈ قرآن کریم کی عظمت و تقدس کے متعلق لکھتے ہیں :-

"ہر مسلمان کے لئے قرآن (کریم) میں کلام اللہ ہونے کی حیثیت ایک ایسی شان تقدس جلوہ افروز ہے۔ جو اس عظمت و تقدس سے جو عیسائیوں کے دلوں میں انجیل کے لئے ہے اسی قدر فائق و برتر ہے جس قدر کہ آفتاب کی خیرہ کن روشنی ماہتاب کی ہلکی سی ضیا سے۔ جو اصلی و حقیقی (آفتاب کی) روشنی کا ایک کم عنو عکس ہے۔ انصاف یہ ہے اگر کسی کتاب کی عظمت و تقدس کا اندازہ ان نتائج و اثرات سے کیا جائے۔ جو وہ بہترین و قابل ترین انسانی دماغوں پر نقش کرتی ہے۔ تو یقیناً قرآن کریم کو دنیا کی بہترین و مقدس ترین کتابوں میں بلند و ممتاز جگہ ملیگی"

قرآن کریم اور اس کا ایک امی معجزہ ہونے کے متعلق باسورتھ اسمتھ رقمطراز ہیں :-

"یہ ایک ایسی خوش طالعی ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں قطعاً نایاب ہے کہ (نبی کریم حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) (روحی فداہ) قوم سلطنت اور مذہب ان تینوں چیزوں کے بانی ہیں۔ باوجودیکہ حضور خود امی تھے۔ پھر بھی حضور نے ایک ایسا صحیفہ مقدس دنیا کے روبرو پیش کیا۔ جو ایک نظم مجموعہ قوانین اور انجیل کی طرح ایک مشترکہ نماز و دعا کی کتاب ہے۔ اور دنیا کی تمام آبادی کا چھٹا حصہ طرز فصاحت اور صداقت کی پاکیزگی کے اعتبار سے اسے ایک معجزہ سمجھ کر آنکھوں سے لگاتا اور اسکی تعظیم و احترام کرتا ہے (رسول مقبول حضرت) محمد (مصطفیٰ صلعم) (روحی فداہ) نے خود بھی اسے کہا تھا کہ یہ مقدس کتاب ان کا مستقل اور دائمی معجزہ ہے۔ اور واقعی یہ ایک معجزہ تھا!!"

کیا بیشمار مسلمان کہلانے والے ایسے نہیں ہیں جو قرآن کریم پڑھنا بھی نہیں جانتے۔ جو پڑھنا جانتے ہیں ان میں کیا بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نہیں۔ جو اس کے مفہوم اور مطالب سے آگاہ نہیں۔ اور پھر جو قرآن کے مطالب سے واقف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا ان میں کثرت سے ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جو الفاظ قرآنیہ کے ایسے معنے کرتے ہیں جو کلام الٰہی کو قابل اعتراض ٹھہراتے ہیں۔ ان سب کو غیر مذاہب کے ان افراد کا ذکر سنکر شرمندگی اور ندامت محسوس کرنا چاہیئے۔ جو قرآن کو غور و فکر سے پڑھتے اور اسکی تعریف کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۱۴ر جون ۲۲ء عصر)

مخالفین کا جوش ایک صاحب نے عرض کیا کہ آجکل ہر طرف مخالفت کا جوش ہے۔ فرمایا یہ ترقی کی علامت ہے۔ اگر مخالف اعتراض کرنا چھوڑ دیں۔ تو جماعت عملی طور پر سست ہو جاتی ہے۔ مخالفت کے شور سے جماعت کی غفلت دور ہوگی۔ اور تبلیغ ہو سکے گی۔

طاعون کے زمانہ میں بیعت کرنے والے فرمایا حضرت صاحب کے زمانہ میں بہت سے لوگ طاعون کے دنوں میں احمدی ہوئے تھے۔ مگر بعد میں ان کی خبر نہ لی گئی۔ اس لئے وہ گر گئے۔ اگر ان کی خبر رکھی جاتی تو جماعت کی تعداد آج سے بہت زیادہ ہوتی۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ طاعون کے دنوں میں بیعت کرتے ہیں ان کے نام سرخ روشنائی سے لکھے جائیں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ ان میں سے طاعون کے بعد کتنے باقی رہتے ہیں۔ اور کتنے جاتے ہیں۔

عقل اور الہام ایک صاحب نے سوال کیا کہ برہمو یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ جبکہ انسان نبی کو عقل سے مانتا ہے۔ تو پھر اس کے الہام کا ماننا کیسے فرض ہوا۔ اور انسان اس کے لئے کیسے مکلف ہو سکتا ہے۔

فرمایا ہمارا یہ تو دعویٰ نہیں کہ عقل کوئی چیز ہی نہیں بلکہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا بغیر الہام کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس پر وہ کیا اعتراض کرینگے۔ اگر خود بخود ایک دعویٰ بنا کر ہماری طرف منسوب کرینگے۔ تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہو سکتے۔

فرمایا یہ بھی غلط ہے۔ کہ جو چیز عقل سے ثابت ہو اسکے ماننے کے لئے انسان مکلف نہیں ہوتا۔ کیا سنکھیے کا اثر عقل کے ذریعہ معلوم نہیں ہوا۔ اور کیا اس کے ماننے پر انسان مکلف نہیں۔

بات یہ ہے کہ بعض باتیں عقل سے بالا ہوتی ہیں ان کے لئے ثبوت بھی عقل سے بالا چاہئیے۔ ہم کبھی یہ نہیں کہتے۔ کہ عقل کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں جابجا آتا ہے۔ تعقلون تعقلون۔ ہاں اگر کوئی شخص مثلاً اس دیوار کے پیچھے ہو تو آپ کے پاس کوئی عقلی ثبوت نہیں کہ کوئی وہاں ہے۔ یا نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ خود آپ کو بتائے یا وہ بتائے جس نے دیکھا ہو۔ یہاں پر عقل بیکار ہے۔ آپ کسی شخص کے سامنے بیٹھ جائیں اور کہیں کہ عقل سے بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو وہ نہیں بتا سکیگا۔ پس جب انسان عقل سے دوسرے انسان کی مرضی بھی دریافت نہیں کر سکتا تو خدا کی رضا کیسے معلوم کر سکتا ہے۔

عقل کے دو کام ہیں ایک یہ کہ بلا مشاہدہ کے بعض مقدمات قائم کر کے کچھ نتائج اخذ کرے۔ دوسرا یہ کہ مشاہدہ کے ذریعہ بتائے۔ نبی کا اقرار مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ کام عقل کے ذمہ ہے۔ کیونکہ وہ نشانات پر نشان دکھاتا ہے۔ جن سے عقل نتائج اخذ کرتی ہے۔ لیکن بعض باتیں طبعی تقاضے کے ماتحت ہوتی ہیں۔ ان کے لئے کوئی عقلی ثبوت نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کے پیٹ کی طرف مارنے کے لئے انگلی بڑھاؤ تو گو وہ خوب جانتا ہو کہ مجھے مارےگا نہیں تاہم وہ جھجکیگا۔ اب یہ اسکو عقل نہیں کہتی کہ ہٹ جا بلکہ یہ طبعی تقاضا ہی ہے۔ جو اسکو پرے ہٹا دیتا ہے۔ اسی طرح کسی کی آنکھ کی طرف ہاتھ بڑھاؤ تو وہ جھپکیگا۔ یہ بھی طبعی تقاضے سے ہوگا۔ تو عقل ابتدائی ثبوتوں میں سے ایک ثبوت ہے۔ بات یہ ہے کہ مدارج مختلف ہیں بعض اعلیٰ ہیں۔ اور بعض ادنیٰ جو ادنیٰ ہیں ان کے لئے ادنیٰ ثبوت ہیں۔ اور جو اعلیٰ ہیں ان کے لئے اعلیٰ۔ اور بعض باتیں طبعی تقاضے سے ہوتی ہیں۔ بعض مشاہدہ سے۔ یہ نہیں کہ سب چیزوں کا علم مشاہدہ سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص سویا ہوا ہے۔ چیونٹی اس کے جسم پر چڑھے۔ تو وہ ہاتھ مارتا ہے۔ لیکن کیا یہ اسکو مشاہدہ بتاتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ طبعی تقاضا کے ماتحت وہ اسکو ہٹاتا ہے۔ اسی طرح سب چیزیں طبعی تقاضا کے ذریعہ معلوم نہیں ہوتیں۔ بلکہ عقل کے ذریعہ جو مشاہدہ پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر عقل نہ ہو تو سنکھیے سے انسان نہیں بچ سکتا۔ پس عقل ہدایت کے ذریعہ کی طرف راہبری کر سکتی ہے۔ مگر یہ آخری ذریعہ نہیں۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص آئے۔ اور وہ بادشاہ سے ملنا چاہے۔ اسے کوئی راہ چلنے والا بادشاہ سے نہیں ملا سکتا۔ ہاں وہ بادشاہ کی طرف ایک حد تک راہبری کر سکیگا۔ وہ بادشاہ کے مکان کا پتہ بتا دیگا۔ آگے وہاں دربان ہوگا۔ وہ بھی بادشاہ سے نہیں ملا سکیگا بلکہ وہ وزیر سے کہیگا۔ اور پھر وزیر ملاقات اس کی بادشاہ سے کرائیگا۔ تو کوئی شخص پہلے ہی وزیر سے نہیں مل سکتا۔ جب تک دربان کے پاس نہ آئے اور دربان سے نہیں مل سکتا۔ جب تک اسکو کوئی شاہی محل کی طرف نہ لیجائے۔ یہ تینوں واسطے ہیں بادشاہ سے ملنے کے۔ اسی طرح ادنیٰ طور پر تقاضاء طبعی ہے۔ پھر عقل ہے۔ پھر مشاہدہ ہے۔ اور سب سے بہتر اور اعلیٰ ثبوت خدا سے ملنے کا الہام ہے۔

(۱۴ر جون ۲۲ء بعد نماز مغرب)

عیب کو ثواب بنانا ایک شخص کے متعلق چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے بیان کیا۔ کہ جب وہ ولایت مبلغ اسلام ہو کر گیا تھا۔ تو میں اس سے ملا وہ ناچنے وغیرہ سے بہت دلچسپی کا اظہار کرتا اور اپنے لئے اس قسم کی باتوں کو جائز قرار دیتا تھا۔ کہ میں صوفی ہوں۔ اور صوفیوں کے لئے سب کچھ جائز ہے۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ایسے لوگ عیب کو مختلف ناموں کے نیچے چھپانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس طرح وہ عیب ثواب نہیں بن جاتا۔ اگر کوئی چور چوری کر کے کہے کہ میں ... تعلق رکھتا ہوں جس کا پیشہ ... ہے۔ تو اسکا جرم کم نہیں ہو جائیگا۔

ملامتی فرقہ اسی سلسلہ میں ملامتی فرقہ کا ذکر آگیا۔ کہ بعض خلاف شرع افعال کر کے کہتے ہیں کہ ہم ملامتی فرقہ کے ہیں۔ اس پر حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی نے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ...

نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ ان لوگوں کو برے افعال کے ذریعہ ملامتی بننے کی کیا ضرورت ہے۔ جو تبلیغ اسلام کرنے لگ جائیں۔ تو لوگ انہیں خود بخود برا بھلا کہنا شروع کر دینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ فی الواقعہ ایسے لوگوں کو جو خدا کی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کی خدمت کرنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ عام لوگ انہیں ملامت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ کوئی بھی ایسا رسول نہیں آیا۔ جس پر لوگوں نے ہنسی اور تمسخر نہ کیا ہو۔ پس اگر کوئی ملامتی ہی بننا چاہتا ہے۔ تو کیوں خدمت دین کر کے نہ بنے۔ اور بیہودہ۔ لغو اور ناروا افعال کے ذریعہ بنے۔

ہندوستانیوں کی افسوسناک حالت

حج کے متعلق ذکر پر چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے نے بیان کیا۔ کہ جہاز کے ملازمین وغیرہ ہندوستانیوں کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کرتے ہیں۔ کہ گویا انہیں انسان ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ بھیڑ بکریاں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند کر دیتے ہیں۔ اور گالی گلوچ بھی بہت کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ میرے نزدیک تو ہندوستانی اپنے ساتھ آپ جو سلوک کرتے ہیں۔ ملازمین جہاز کا سلوک اس سے زیادہ وحشیانہ نہیں ہوگا۔ اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بہت نرم ہوتا ہے۔ جس سال میں حج کو گیا۔ اس دفعہ میں نے ایک ایسا عجیب نظارہ دیکھا۔ کہ جس سے مجھے بہت ہی حیرت ہوئی۔ جب ہم جہاز پر سوار ہونے لگے۔ تو ہمارے پیچھے پیچھے ایک شخص بڑا بھاری بستر سر پر اٹھائے آرہا تھا۔ ملازمین جہاز نے اسے روک لیا۔ کہ بستر کھول کر دکھاؤ۔ اس میں کیا ہے۔ وہ کھولنے سے اس بنا پر انکار کرتا کہ میری چیزیں خراب ہو جائینگی۔ لیکن جہاز والوں نے سخت اصرار کیا۔ اور جب بستر کھولا گیا۔ تو اس کے اندر سے ایک آدمی نکل آیا۔ اس طریق سے بستر میں بند ہونا بھیڑ تو ہرگز پسند نہ کریگی۔ اور اگر زبردستی بند بھی کر دیا جائے تو اس قدر شور مچائیگی۔ کہ آخر اسے نکالنا ہی پڑیگا۔ مگر وہ آدمی چپ چاپ بستر میں بند پڑا تھا۔ اور بستر اس طرح بند تھا۔ کہ کسی طرف سے اسے ہوا نہیں لگ سکتی تھی۔ اس نظارہ کو دیکھکر میں تو حیران ہی رہ گیا۔ مگر وہ کوئی ایسا بے شرم انسان تھا۔ کہ لوگوں کے سامنے بستر سے نکل کر جب کھڑا ہوا۔ تو ہنسنے لگ گیا۔ اور یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ جب وہ حج کر کے واپس آرہا تھا۔ اور جب وہ اپنے آپ کو حج کر لینے کی وجہ سے گناہوں سے بالکل پاک و صاف سمجھتا تھا۔ اب بتایئے۔ جو لوگ خود اپنے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ انہیں اگر جہاز والے تنگ کوٹھڑیوں میں بند کر دیتے ہیں۔ تو کیا سختی کرتے ہیں۔

عیسائیوں اور مسلمانوں کی تبلیغی کوششیں

تبلیغی امور کے ذکر پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ اس وقت دنیا میں ساٹھ ہزار پادری عیسائیت کی اشاعت میں مشغول ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے اپنے حلقہ کے انچارج ہیں۔ آگے ان کے ماتحت کئی کئی آدمی کام کرتے ہیں۔ اور کئی کروڑ روپیہ سالانہ صرف کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان تبلیغ اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ دنیا میں دونوں ہی قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو وہ جو کہتے ہیں۔ ہمیں کرنے کے لئے کوئی کام نہیں ملتا۔ اور دوسرے وہ جن کے پاس سامان نہیں ہوتے۔ آج کل عام مسلمان تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی کام نہیں جسے وہ کریں۔ اور ہم کہتے ہیں ہمارے پاس کافی سامان نہیں۔ جس سے ہم ساری دنیا میں اسلام پھیلائیں۔

(۱۶/ جون ۲۲ء بعد نماز عصر)

حضرت فاطمہؓ کی بیعت خلافت

سوال پیش ہوا۔ کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی۔

فرمایا۔ ہاں بیعت کی تھی۔ مگر جس طرح عورتیں عام طریق پر بیعت کرتی تھیں۔ انہوں نے بھی کی تھی۔ خلفاء کی بیعت عورتیں مردوں کی طرح نہیں کرتی تھیں۔ ان کے ولی کی بیعت انکی بیعت ہوتی تھی۔ اور یہ تاریخ سے ثابت ہے۔

باغ فدک کا قصہ

سوال۔ باغ فدک کے بارے میں حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے جو جھگڑا کیا اس کی کیا حقیقت ہے؟

فرمایا۔ حضرت فاطمہؓ کا فدک کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے جھگڑا نہ تھا۔ ریاست سے تھا۔ کیا اب بعض لوگ اپنے حقوق کے متعلق سلسلہ کے حکام سے نہیں جھگڑ لیتے۔

حضرت فاطمہؓ کی وصیت

سوال۔ یہ جو روایتیں ہیں کہ حضرت فاطمہ نے وصیت کی کہ حضرت ابوبکرؓ ان کا جنازہ نہ پڑھیں۔ اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔

فرمایا۔ اس قسم کی روایتیں بن جایا کرتی ہیں۔ اور یہ جھوٹی روایتیں ہیں۔

حضرت فاطمہ کے نہ بولنے کی حقیقت

سوال۔ احادیث میں آتا ہے کہ وہ حضرت ابوبکرؓ سے غصہ ہوئیں اور کہا لم تتکلم پھر انہوں نے کبھی حضرت ابوبکرؓ سے بات نہیں کی۔

فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ مردوں میں سے نہ تھیں بلکہ عورت تھیں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت حفصہؓ آتی تھیں اور مجلس میں بیٹھ کر باتیں کرتی اور بحث میں شامل ہوتی تھیں۔ تو مان لیا جائیگا کہ حضرت فاطمہؓ نے کبھی حضرت ابوبکرؓ سے بات نہیں کی۔ بات یہ ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب فدک کے متعلق جواب دیا تو وہ اس وقت ناراض ہو کر چلی گئیں۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا۔ کہ پھر انہوں نے زندگی بھر حضرت ابوبکر سے کلام ہی نہیں کیا۔ بلکہ بعض روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لم تتکلم فی ذالک یعنی اس معاملہ میں پھر حضرت فاطمہؓ نے بات نہ کی نہ کہ اور کسی معاملہ ہی میں۔ یہ تو مختلف فرقوں نے اپنے اپنے عقیدوں کے مطابق باتیں بنالی ہیں۔ ورنہ وہ لوگ یہ ثابت کریں کہ حضرت حفصہؓ آتی تھیں۔ اور بحث کرتی تھیں۔ حضرت سودا حضرت ام حبیبہؓ امہات المومنین تو آ کر بحث میں شامل ہوتی تھیں۔

مگر حضرت فاطمہ نہیں آتی تھیں تب ان کا مُدعا ثابت ہوگا۔ لیکن جب عورتوں میں سے کوئی بھی نہیں آتی تھی۔ اور نہ باتیں کرتی تھی۔ تو حضرت فاطمہ کے شامل نہ ہونے اور باتیں نہ کرنے سے ان کی ناراضگی کس طرح ثابت ہوگئی ؛

اگر اپنے مطلب کے معنے ہی نکالنے درست ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ لم تتکلم کے معنے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی بات ایسی معقول تھی کہ حضرت فاطمہ سے جواب نہ بن پڑا۔ اور خاموش ہوکر واپس چلی گئیں۔ اگر انسان کو انسان کی حد میں رہنے دیا جائے تو کچھ جھگڑا واقع نہیں ہوتا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ انسان کو انسان کی حد سے نکال دیتے ہیں۔ وہ غصہ میں تھیں۔ عورت تھیں۔ اور عورتوں کا دل کمزور ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر رض جیسا ان کو علم نہ تھا کہ ان سے بحث کر سکتی تھیں۔ جواب ملا تو غصہ ہوکر چلی گئیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ آپ کو لونڈی مانگنے پر کہدیا تھا کہ لونڈی نہیں مل سکتی۔ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر پڑھا کرو یہی لونڈی کا کام دیگا۔ بہت سے لوگ انسان کو انسان کے دائرے سے نکال کر کچھ اور بناتے ہیں۔ حضرت فاطمہ عورت تھیں۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ باپ کی چیز میں سے ورثہ کے طور پر ان کو کچھ ملے۔ حضرت ابوبکر کا فیصلہ صحیح تھا یا غلط۔ گو ہمارے نزدیک صحیح تھا۔ مگر وہ ان کے اخراجات دیتے تھے کہ نہیں۔ اگر فدک کا حصہ نہ دیا۔ تو کیا ہوا۔ بلکہ جب حضرت ابوبکر رض کے سامنے اس سوال کو حضرت فاطمہ رض نے پیش کیا ہے۔ تو اسوقت بھی آپ نے یہی فرمایا۔ کہ گو میں فدک کو تقسیم نہیں کر سکتا۔ مگر میں آپ لوگوں کو اسمیں سے خرچ ضرور دونگا۔ اور رسول کریم ص کی سنت کے مطابق خرچ کرونگا۔ حضرت ابوبکر رض تو مقرر کرکے رقوم نہیں دیتے تھے۔ مگر حضرت عمر رض نے جب اہلبیت کے روزینے مقرر کئے۔ تو سب سے زیادہ حضرت عباس کو (کہ آنحضرت کے چچا تھے) حصہ دیا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو۔ اور حضرت حسن اور حسین کو اور اس کے بعد اوروں کو۔ حضرت عمر رض کے ایک بیٹے نے شکایت کی۔ تو آپ نے اسکو سختی سے ڈانٹ دیا کہ تمہارا حق نہیں کہ تمہیں ان کے برابر دیا جائے۔ بعض نادانوں نے یہاں بھی تو ایک مکان کے متعلق کہدیا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کے بچوں کی جائداد ضبط کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس مکان کے تین مُدعی ہیں۔ ایک حضرت مولوی صاحب کے گھر کے لوگ وہ کہتے ہیں ان کا ہے ایک حضرت ام المؤمنین کہ ان کا ہے۔ ایک یہ کہ یہ جماعت کا ہے۔ اور مہمانخانہ کا حصہ ہے۔ معترضوں نے اعتراض تو کر دیا۔ مگر یہ نہیں دیکھتے۔ کہ اگر ہم نے ان کا مکان ہی ضبط کرنا تھا۔ تو ان کے اخراجات ہم کیسے برداشت کرتے۔ مگر ہم ان کے اخراجات برداشت کرتے ہیں ؛

فدک کی آمدنی

اسی طرح فدک وہی تھا جس کی آمدنی آنحضرت کی زندگی میں آپ کے پاس جاتی تھی۔ اور آپکے لئے کفایت نہ کرتی تھیں۔ اور حضرت عائشہ رض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اچھا کھانا دیکھ کر رو دیا کرتی تھیں کہ آنحضرت کے وقت میں یہ چیزیں نہ تھیں۔ ہوتیں تو آپ بھی کھاتے۔ فدک کی آمدنی سے وہ تمام اخراجات نکلتے تھے جو آنحضرت ص کرتے تھے۔ خلیفہ کا بھی حق تھا بوجہ جانشین ہونے کے۔ حضرت فاطمہ کو پہنچ بھی اس سے کیا سکتا تھا اس سے تو کہیں زیادہ وظائف انکو ملتے تھے ؛

حضرت فاطمہ کا بحث فدک سے منشاء

میرے نزدیک حضرت فاطمہ کو آمدنی کا گلہ نہ تھا۔ بلکہ باپ کی چیز کا خیال تھا۔ مالی تنگی کی شکایت نہ تھی۔ بلکہ محبت کی وجہ سے چاہتی تھیں کہ اپنے محترم والد کے ترکہ سے حصہ پائیں یہ معترض اتنا تو سوچیں کہ ترکہ تو اولاد ہی کو نہیں ملتا بیویوں کو بھی ملتا ہے۔ اگر حضرت ابوبکر رض نے حضرت فاطمہ رض کو ترکہ سے حصہ نہیں دیا۔ تو کیا انہوں نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رض کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں حصہ دیا ؛

حضرت علی رض کا بیعت کرنا

سوال۔ حضرت علی کیوں بیعت سے حضرت فاطمہ کی زندگی تک رُکے رہے۔

جواب۔ حضرت علی رض کا بیعت سے رُکنا ثابت نہیں۔ بلکہ یہ صحیح روایتوں سے ثابت ہے۔ کہ انہوں نے تیسرے دن بیعت کرلی تھی۔ بلکہ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی دن یا دوسرے دن بیعت کرلی تھی۔ باقی رہا یہ سوال کہ حضرت علی رض اس عرصہ میں حضرت ابوبکر رض کے پاس اسقدر حاضر کیوں نہیں ہوتے تھے جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں آپ کی مجلس میں حاضر رہتے تھے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ بیمار تھیں انکی تیمارداری میں لگے رہتے تھے۔ گو وہ آپ کی بیوی تھیں مگر بوجہ آنحضرت ص کی بیٹی ہونے کے حضرت علی رض کو ان کا ادب بھی تھا چنانچہ حضرت علی رض نے اس امر کا اظہار بھی کیا کہ آپ حضرت فاطمہ رض کی تیمارداری میں مشغول رہے ؛

(۱۹ر جون ۱۹۲۳ء - بعد نماز عصر)

تعظیم لغیر اللہ

ایک سکھ آیا اور جھک کر حضرت خلیفۃ المسیح کے گھٹنے کے قریب سر لے گیا۔ حضور نے فوراً اس کے سر کو ہاتھ سے ہٹا دیا اور فرمایا۔ یہ منع ہے۔ اس نے کہا۔ آپ تو ہمارے لئے نور (روشنی) ہیں۔ آپکے دیدار کو آجاتے ہیں۔ مسکرا کر فرمایا کہ نور (روشنی) کو سر اٹھا کر ہی دیکھا کرتے ہیں ؛

چھوت چھات

چھوت چھات کے متعلق فرمایا کہ یہ مسئلہ تو ہے ہی غلط۔ جو شخص بھی غلیظ ہوگا اس سے پرہیز کیا جائیگا۔ اور اگر جوہڑا صاف ستھرا ہو یا اپنے سامنے اسکے ہاتھ دُھلوا لئے جائیں (کیونکہ وہ اہل کتاب تو نہیں آخر غلاظت میں کام کرتا ہے) تو کھانے پینے کی چیز کو اسکے ہاتھ بھی لگوائے جاسکتے ہیں۔ اور اگر حرام چیز کسی اہل کتاب کے ہاتھ کو لگی ہوئی ہے۔ مثلاً شراب یا سؤر کا گوشت تو اس کے ہاتھ لگنے سے بھی کھانے کی چیز ناپاک ہو جائیگی ؛

(۲۰ر جون ۱۹۲۳ء - بعد نماز عصر)

وقف زندگی اور بیعت

ایک صاحب نے عرض کیا کہ زندگی وقف کرنے اور بیعت میں کیا فرق ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے اسکو بھی جو حکم ملیگا وہ اسکو بجا لائیگا۔ پھر زندگی وقف کرنے کی علیحدہ کیا ضرورت ہے ؟

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک شخص بیعت کرتا تھا۔ پھر خاص خاص مواقع پر بھی حضور بیعت لیتے تھے۔ بات یہ ہے کہ پہلی بیعت میں تو یہ ہوتا ہے کہ انسان نیت کرتا ہے۔ کہ جب مجھے کوئی حکم ملیگا۔ تو کرونگا۔ لیکن وقف کرنیوالا اپنی نیت کو عمل میں لے آتا ہے۔ اور سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار رہتا ہے ہاں اگر زندگی وقف کرنیوالا اپنے طور پر ملازمت یا کوئی اور کام کرلیتا ہے۔ تو وہ وقف سے تمسخر کرتا ہے ؛

(۲۱ر جون ۱۹۲۳ء - بعد نماز عصر)

بیعت

(۱) علم دین (۲) اللہ دتا (۳) سائیں (۴) امیدین کمہاران قادیان ؛

(۲۳ر جون ۱۹۲۳ء - نماز ظہر)

ایک صاحب نے سوال کیا کہ کیا فوٹو کا کام سیکھ کر روزگار کرنا جائز ہے فرمایا جائز ہے اسمیں جو ناجائز باتیں ہیں - وہ نہ کرے ؛

سلسلہ احمدیہ کا ذکر ولایت کے اخبارات میں

سوتھ فیلڈ میں مسلم تہوار

اخبار وینڈسورتھ بارو ۲۳ جون ۱۹۲۲ء لکھتا ہے:-

"عید الفطر کی تقریب جو کہ اسلامی مہینہ رمضان یا روزوں کے مہینے کے خاتمہ پر واقع ہوتی ہے۔ اتوار کے دن احمدیہ مسجد سوتھ فیلڈ (لنڈن) میں منائی گئی۔ نماز باجماعت مسجد کے باغ میں ساڑھے گیارہ بجے ادا کی گئی۔ اور مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی۔ امام مسجد نے انگریزی میں خطبہ پڑھا۔ جس میں انہوں نے اس تقریب کے معنی اور اسلام میں روزہ رکھنے کے حکم کی حکمت بیان کی۔ انہوں نے سلسلہ احمدیہ کا بھی ذکر کیا۔ جس کا مدعا اور مقصد اسلام کو سرسبز کرنا اور دنیا میں پھیلانا ہے۔ مسلم اور غیر مسلم۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں کے افغانستان کے۔ فارس کے۔ میسوپوٹیمیا کے۔ روس کے ٹرکی کے۔ مصر کے۔ مشرقی اور مغربی افریقہ کے قریباً دو سو کی تعداد میں اس تقریب کے منانے میں شامل ہوئے حاضرین میں وزیر افغانستان معہ اپنے عملہ کے وزیر خارجہ ٹرکی اور ان کے مددگار۔ فلسطین عرب کے وفد کے ممبران جو اسوقت لنڈن میں ہیں۔ مسٹر جیون جی (مشرقی افریقہ) مسٹر ٹی۔ ای۔ نیلسن ولیمس بیرسٹر ایٹ لار (مغربی افریقہ) ڈاکٹر ٹی احمد۔ ایم۔ بی اور مسٹر محمد علی ایم۔ بی (ہندوستان) تھے۔ حاضرین میں بہت سی انگریز عورتیں اور شرفا بھی تھے جنمیں خاصی تعداد نو مسلموں کی تھی۔ حاضرین کی کھانے اور چاء سے تواضع کی گئی"

لنڈن کی نئی مسجد

لنڈن کا پال مال گزٹ اپنے ۷ جون ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے:-

"ایک مسجد پندرہ ہزار پونڈ کے خرچ سے اور تین سو نمازیوں کی گنجائش کی میلروز روڈ سوتھ فیلڈ میں بننے والی ہے۔

یہ لنڈن کی دوسری مسجد ہوگی۔ کیونکہ ایک ووکنگ میں ہے۔ نئی مسجد اسلام کی جماعت احمدیہ کی ہے۔ جو کہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ اور جو ساری دنیا میں بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے"

لنڈن کی دوسری مسجد

لنڈن کا مشہور اخبار ڈیلی مرر (۱۲ جون ۱۹۲۲ء) لکھتا ہے:-

"لنڈن جو پہلے سے ووکنگ میں ایک مسجد رکھتا ہے اسکے لئے ایک دوسری مسجد بننے والی ہے۔ جو کہ میلروز روڈ سوتھ فیلڈ میں بنائی جائیگی۔ یہ اسلام کے سلسلہ احمدیہ کی ہے۔ جو کہ خالص مذہبی تحریک ہے۔ اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ تمام دنیا میں بڑی ترقی کر رہی ہے"

سوالات کے جواب

(از جناب حافظ روشن علی صاحب)

کیا روح کبھی فنا ہو جاتی ہے

سوال اوّل } انسان کے فوت ہو جانے کے بعد روح کبھی فنا ہو جاتی ہے یا قائم رہتی ہے اگر رہتی ہے تو کہاں؟

جواب:- انسان کی وفات کے بعد روح فنا نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ مرفوعہ سے عذاب قبر ثابت ہے۔ قرآن شریف کی تین آیتیں پیش کرتا ہوں:-

(اوّل) الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن ایاتہ تستکبرون (انعام ع ۱۱) اس آیۃ میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ظالم لوگوں کے جب مرنے کا وقت آجاتا ہے۔ تو فرشتے آکے ان کی روح نکالتے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ آج تم کو ذلت کی سزا دی جاویگی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مرنے کے بعد معاً اور قیامت سے پیشتر ایک قسم کی سزا ہے۔ اور یہی عذاب قبر ہے۔

(۲) النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب (المؤمن ع ۷) اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ قیام ساعت سے قبل فرعونیوں کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(۳) مما خطیئٰتھم اغرقوا فادخلوا نارا (نوح ع ۱) یعنے نوح کی قوم کو غرق کر کے آگ میں داخل کر دیا گیا۔ اس آیت میں ایک تو ماضی کا صیغہ یعنی ادخلوا اور فا آیا ہے جس سے معلوم ہوا۔ غرق ہونے کے بعد معاً ان کو آگ کی سزا دی گئی۔ اسکے متعلق احادیث تو کثرت سے ہیں۔

عذاب قبر کے اثبات کے بعد میں کہتا ہوں۔ کہ اگر روح جسم کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتی ہے۔ تو عذاب قبر کس پر آئے گا۔ کیا جسم پر۔ ہرگز نہیں کیونکہ جسم بلا روح تو عذاب کا احساس ہی نہیں کر سکتا۔ اسلئے معلوم ہوا کہ روح زندہ رہتی ہے۔ رہی یہ بات کہ روح کہاں رہتی ہے۔ اس کے متعلق نہ خدا نے اور نہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضاحت سے بیان کیا ہے ہاں اس جگہ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ روحوں کے واسطے ایک معین جگہ ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں عالم برزخ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ سوال کہ روح فنا ہو گی یا نہیں اس کے متعلق یہ گذارش ہے۔ کہ قرآن شریف و احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح کو فنا نہیں۔ بلکہ ابدالآباد تک جنت میں زندگی بسر کریگی۔ چنانچہ ھم فیھا خالدون وغیرہ الفاظ قرآن میں بہت سے مقامات پر وارد ہوئے ہیں۔

نبوت کب سے ہوتی ہے؟

سوال دوم۔ کیا نبی ماں کے پیٹ سے نبی ہوتا ہے؟

جواب۔ اس کا پتہ نہیں قرآن مجید سے ملتا ہے اور نہ حدیث سے۔ ہاں ایک حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین۔ اس حدیث سے صرف اسی قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم آدم کی پیدائش سے پیشتر نبی تھے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمام انبیاء ایسے ہی تھے۔

مسائل عید الضحیٰ

قربانی قربانی کا ارادہ رکھنے والا اگر حاجیوں کیطرح چاند دیکھنے سے قربانی تک حجامت یعنی سر وغیرہ نہ منڈوائے تو یہ مستحب اور موجب ثواب ہے۔ اور قربانی ہر وسعت والے شخص پر واجب ہے اور نماز عید کے ادا کرنے سے پہلے قربانی کا ذبح کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی کرے تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ بلکہ نماز کے بعد ذبح کرنی چاہیئے قربانی۔ اگر بکری۔ دنبہ۔ مینڈھا۔ بھیڑ ہو تو ایک ایک شخص کی طرف سے اور اگر گائے۔ اونٹ ہو۔ تو ایک سات شخصوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ اور قربانی کے جانوروں کی عمر کا یہ قاعدہ پختہ ہے۔ کہ سب میں وہی جائز ہو سکتا ہے۔ جس نے دو دانت نکالے ہوں (جسکو پنجابی میں دوندا بولتے ہیں) یا اس سے زیادہ عمر کا ہو۔ ہاں ضائن (یعنی دنبہ اور مینڈھا کا نر و مادہ) چھ ماہ پورے کا بھی جائز ہے۔ جب وہ قدامت میں دوندے کے برابر بڑا ہو۔ اور قربانی میں ایسے جانور جائز نہیں۔ (۱) اندھا (۲) کانا (۳) لنگڑا جو قربانگاہ تک خود چلکر نہ جا سکتا ہو۔ (۴) دبلا۔ (۵) نصف سے زائد کان اور دم کٹا۔ اور جس کے پیدائشی طور پر کان نہ ہوں یا سینگ نہ ہوں۔ یا ٹوٹ گئے ہوں۔ جائز ہے۔ اور ۱۲ تاریخ تک قربانی جائز ہے۔

عید کے متعلق مسنون امور عید کے دن حسب ذیل امور مسنون ہیں۔

(۱) آرائش (۲) غسل (۳) عمدہ لباس (۴) خوشبو (۵) سویرے اٹھنا۔ (۶) عیدگاہ میں جلد جانا (۷) نماز عید شہر سے باہر پڑھنا (۸) نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ (۹) جاتے اور آتے تکبیر کہتے رہنا۔ اور تکبیر یہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد (یہ تکبیر عید کے چاند کی ۹ تاریخ کی فجر سے ۱۳ تاریخ کی عصر تک فرضوں کے باجماعت ادا کرنیوالوں پر فرضوں کے سلام کے بعد کہنی واجب اور ضروری بھی ہے) (۱۰) سب عورتوں کا بھی عیدگاہ میں جانا مسنون ہے جو نماز میں شریک ہوں۔ مگر حائضہ علیحدہ رہیں۔ (۱۱) یہ بھی مستحب ہے۔ کہ عید الضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کرے۔

نماز عید نماز عید کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ اور صلوٰۃ عید کا طریق یہ ہے کہ دو رکعتیں اس طرح باجماعت پڑھی جاتی ہیں۔ کہ پہلی رکعت میں قرأت شروع کرنے سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں۔ اس طور پر کہ ہر ایک تکبیر کیساتھ ہاتھ اٹھائے جائیں۔ جیسے کہ نماز کے شروع کرتے ہوئے اٹھائے جاتے ہیں۔ مگر فرق فقط اسقدر ہے کہ اول میں تو تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ دیئے جاتے ہیں۔ مگر ان تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے کے بعد کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر قرأت یعنی الحمد شریف شروع کیجاتی ہے۔ اور دوسری رکعت کے شروع میں قرأت شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں اسی طرح کہی جائیں۔ اور یہ بھی مسنون ہے۔ کہ ان دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھی جائیں۔ یا سورہ ق اور اقتربت الساعۃ۔ اور نماز کے بعد امام جمعہ کے دو خطبوں کی طرح خطبہ پڑھے

حضرت مسیح موعود
اور
ولادت حضرت مسیح ناصری

حضرت مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے متعلق ذکر پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

(۱) ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ انکا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو یہ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ تمہاری حالتیں ایسی ردی ہو گئی ہیں۔ کہ اب تم میں کوئی اس قابل نہیں جو نبی ہو سکے یا اس کی اولاد میں سے کوئی نبی ہو سکے۔ اس واسطے آخری خلیفہ موسوی کو اللہ تعالیٰ نے بے باپ پیدا کیا اور ان کو سمجھایا۔ کہ اب شریعت تمہارے خاندان سے لیگئی۔ اسی کی مثل خدا تعالیٰ نے آج یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ کہ آخری خلیفہ محمدی یعنی مہدی و مسیح کو سیدوں میں سے نہیں بنایا۔ بلکہ فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک کو خلیفہ بنایا۔ تاکہ یہ نشان ہو کہ نبوت محمدی کی گدی کے دعویداروں کی حالت تقوےٰ اب کیسی ہے۔

(الحکم جلد ۵ ۔ تاریخ تقریر ۱۷ ر جون ۱۹۰۱ء)

۲۔ میں ہمیشہ سے اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ حضرت عیسیٰؑ بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ ان کا بے باپ پیدا ہونا ایک نشان تھا۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱ ر مارچ ۱۹۰۱ء)

بجواب امریکین مشن فورمن کالج لاہور کے دو پادریوں کے جن میں سے ایک دلیسی عیسائی تھا۔ اور جو قادیان میں آئے تھے

۳۔ حضرت مسیح کی پیدائش بطور نشان کے تھی یعنی وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ چونکہ نسل باپ سے جاری ہوتی ہے اسلئے حضرت عیسیٰ کو بن باپ سے پیدا کر کے خدا نے بنی اسرائیل کو متنبہ کیا کہ تمہاری شامت اعمال کی وجہ سے اس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے۔ دو باتوں کا خود تم لوگوں نے اعتراف کیا ہے۔ اول یہ کہ خدا نے ان کو بدون باپ پیدا کیا جو یہ کہتا ہے کہ ان کا باپ ہے وہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس نشان کی جو ان کی پیدائش میں رکھا ہوا تھا [illegible]

(الحکم جلد ۶ ۔ تاریخ تقریر ۱۹ ر اپریل ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تقاریر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ ایسے شخص کو جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت مسیح کا باپ تھا نیچری اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اس کی دعا کے متعلق عدم قبولیت کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور نیز اسکو خدا تعالیٰ کے ایک نشان کی بے حرمتی کرنیوالا خیال فرماتے ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب جو حضرت مسیح موعود کو حکم اور صادق مانکر حضرت [illegible] حضرت مسیح کا باپ مانتے ہیں۔ [illegible] کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں۔

نبی بخش احمدی۔ سب [illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اگر آپ

حقیقۃ الوحی - تریاق القلوب - انجام آتھم

(جو دوسری بار نہایت آب و تاب سے چھپ رہی اور چھپنے والی ہیں۔)

مفت اور فی الوقت مفت لینا چاہتے ہیں۔ تو ایک جوابی کارڈ لکھیئے۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے حصول کا ذریعہ بغیر کسی فیس یا معاوضہ کے بتلایا جائیگا۔

کارڈ اس پتہ پر آئیں۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

مشہور و معروف نادر ولاجواب تصنیف

تحفہ قیصریہ

بڑے اہتمام سے مع جدید اضافہ فہرست مضامین و انڈکس و فہرست کتب تیسری بار چھپ گئی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کی تعریف سات سمندر پار قیصرہ ہند ملکہ وکٹوریہ آنجہانی نے بھی کی تھی۔ احباب پر لازم ہے کہ وہ اس بیش بہا کی بہت سی جلدیں منگوا کر اپنے حلقۂ احباب میں اسکی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہونے پر بھی قیمت صرف چار آنہ فی جلد رکھی گئی ہے۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

تریاق چشم کے متعلق تازہ سرٹیفکیٹ

میں اس امر کی نہایت خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ تریاق چشم ایجاد کردہ مرزا حاکم بیگ صاحب ساکن گوجرات۔ ضعف بصارت و آشوب چشم و ککروں کیلئے نہایت مفید ہے۔ بلکہ اسمیں ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جملہ امراض چشم کیلئے یہ اکسیر کا اثر رکھتا ہے۔ میں نے اپنے لیئے اور اپنے بچوں کیلئے استعمال کیا اور اسکو از حد مفید پایا۔ صرف ایک دفعہ کے استعمال سے مجھے صحت ہوگئی۔ اور اسیطرح بچوں پر استعمال کرنے سے فوری اثر ہوا کوئی گھر محفوظ نہیں کہا جاسکتا جسمیں تریاق چشم موجود نہ ہو۔ یہ دوائی بنی نوع انسان کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے موجد کو جزائے خیر دے۔

(شیخ) عطا محمد بی۔ اے۔ ایل ایل بی پلیڈر گجرات (پنجاب) ۱۹ جون

جناب مرزا صاحب مکرم۔ تسلیم نیاز

مجھکو ۸۔ ۹ سال سے ککروں کی شکایت تھی۔ اس عرصہ میں برابر علاج حکیموں ڈاکٹروں کا کرتا رہا۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔ بعض ڈاکٹروں کی رائے تھی۔ کہ یہ بیماری جایا نہیں کرتی۔ دوا ہمیشہ کرتے رہو۔ ہمیشہ دوا کرتے رہنا ہی ایک جدا بیماری ہے۔ سخت تکلیف کے باعث آخر کار ڈاکٹر محمد شریف صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر کے فرمانے کے مطابق تریاق چشم آپ سے طلب کرکے استعمال کیا۔ جس سے مجھکو بہت آرام ہوا۔ لہذا نہایت خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ککروں کیلئے آپ کا تریاق چشم بہت مفید ہے۔ نیز دیگر قسم کی آنکھوں کی بیماریوں میں بھی دوسرے لوگوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے۔ عام لوگوں کو مفت تقسیم کرنے کے لئے بغرض رفاہ عام زیادہ مقدار میں طلب کرونگا۔ ۱۷ جون

شیخ بشیر احمد سرکل انسپکٹر پولیس جالندھر
(حال رخصتی قصبہ سرادہ۔ ضلع میرٹھ)

قیمت تریاق چشم فی تولہ صر علاوہ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

منظوم اردو		منظوم پنجابی	
گلدستہ احمدیہ ہر دو حصہ	۲ر	سچ بیان ہر دو حصہ	۵ر
المسیح الموعود	۲ر	احمدی کامن ہر دو حصہ	ملر
نغمۂ اکمل پانچوں حصے	۱۲ر	اظہار الحق	ملر
کلام الامام	۱ر	کامن احمدی	ار
ہدیہ قاسم	ار	سفید منارہ	۱ر
درثمین اردو	۱۲ر	وفات نامہ عبدالحیٔ	۱ر
سخن معقول	۲ر	چمکار مہدی	ار
محمود کی آمین	۲ر	چمکار مہدی	۱۲ر
ادعیۃ القرآن	۲ر	قصیدہ مہدیہ	۲ر
ریاض النور	۳ر	بارہ ماہ واخرت	ار
نظمیں براہین	ار	چٹھی مسیح	۱ر
سفرنامہ ہر دو حصہ	۵ر	اخبار مہدی	ار
وصال حبیب	۱ر	ان دوہ موتی	۱ر
نظم مسدس	۲ر	سچا موتی	۱ر

ملنے کا پتہ۔ خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ میں بدیشی کپڑے کی دکانوں پر پہرہ کلکتہ - ۲۵ رجولائی - پانچ ماہ کے وقفہ کے بعد آخر سفارش کی گئی - کہ تارکانِ موالات غیر ملکی کپڑا بیچنے والی دکانوں پر پہرے لگائیں - چنانچہ آج اس سے بہت کچھ اشتعال پیدا ہوا ۔ آمد و رفت کا راستہ رک گیا - پولیس نے ۳۰ مردوں اور ۲ عورتوں کو گرفتار کیا ۔ عورتوں کو بعد میں چھوڑ دیا گیا -

گورنر پنجاب اور لیڈی میکلیگن دہلی - ۲۵ رجولائی - ہز ایکسلنسی سر ایڈورڈ میکلیگن اور لیڈی میکلیگن آج صبح یہاں وارد ہوئے - گورنر موصوف تو گوڑگاؤں کو روانہ ہو گئے اور لیڈی صاحبہ ناگپور کو گئی ہیں -

سر سریندر ناتھ کا دعویٰ امرت بازار پتر کا پر کلکتہ - ۲۴ رجولائی - سر سریندر ناتھ بنرجی نے اخبار امرت بازار پتر کا کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کے الزام میں ہرجانہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے - جو آج ہائیکورٹ میں پیش ہوا ۔ مدعی کے بیرسٹر نے درخواست کرنے پر کہ آنریبل مسٹر شاستری جو اس کے خاص گواہ ہیں ہندوستان میں نہیں ہیں ۔ اس لئے مقدمہ آئندہ کیلئے ملتوی ہوا -

گورنر صوبجات متحدہ کی توسیع میعاد الہ آباد - ۲۲ رجولائی - اخبار انڈیپنڈنٹ رقمطراز ہے کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ سر ہارکورٹ بٹلر کو توسیع ملتی ہے -

بابا گوردت سنگھ کے مقدمے کا فیصلہ امرتسر - ۲۳ رجولائی - لالہ امرناتھ ایم - بی - ای مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۲۴ - الف تعزیرات ہند کے ماتحت بابا گوردت سنگھ کو پانچ سال جلاوطنی کی سزا دی -

بمبئی میں پٹھانوں کی گرفتاری بمبئی - ۲۷ رجولائی - شہر اور گرد و نواح میں جو ڈاکے پڑے ہیں ان کے سلسلہ میں پولیس نے تقریباً دو سو پٹھان کو گرفتار کیا ہے -

مشاہدہ سورج گرہن کے لئے سفر مدراس - ۲۷ رجولائی - کوڈائی کنال اور مدراس کی رصدگاہوں کے ڈائرکٹر مسٹر ایورشڈ اور ان کی میم صاحبہ آسٹریلیا جانے کے لئے مدراس پہونچے ہیں - آپ وہاں سورج گرہن کا مشاہدہ اینی سٹینر کی تھیوری کا امتحان کرنے کے لئے اس کی مہم پر جا رہے ہیں -

تبت کے اونی سوداگر کا قتل کالمپانگ - ۲۵ رجولائی - تبت کے بہت بڑے سوداگر کو شو ہنگو اچنگ کو ذاتی خصومت کی بنا پر قتل کر دیا گیا ہے ۔ سوداگر مذکور نے چند سالوں کے لئے تبتی اون کی برآمد کا ٹھیکہ لیا ہوا تھا - کو شو لہاسہ کے قریب خیمہ میں تاش کھیل رہا تھا - کہ کسی نامعلوم شخص نے باہر سے فائر کیا ۔ دلائی لامہ جب ۱۹۱۲ء میں ہندوستان آیا ہے تو اس وقت یہ اس کے ہمراہ تھا -

بنگال کی تازہ مردم شماری کلکتہ - ۲۶ رجولائی - کل صوبہ کی آبادی اس وقت ۴ کروڑ ۷۵ لاکھ ۹۲ ہزار ہے - ۱۹۱۱ء میں اس کی آبادی ۴ کروڑ ۶۳ لاکھ تھی - ہندوؤں کی تعداد دو کروڑ ۰ لاکھ ہے - اور مسلمانوں کی تعداد ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ ۸۶ ہزار ہے - ہندوؤں کی تعداد میں ایک لاکھ ۲۶ ہزار کی تخفیف اور مسلمانوں میں ایک لاکھ ۴۴ ہزار کا اضافہ ہوا ہے -

مشیر تعلیم کا عہدہ اڑانے کی افواہ بقول ہمعصر سرچ لائٹ ڈاکٹر سپرو کے مشیر قانون کے عہدہ سے مستعفی ہونے کے بعد سر میاں محمد شفیع کو مشیر قانون بنا دیا جائیگا - اور مشیر تعلیم کا عہدہ بالکل اڑا دیا جائیگا - کیونکہ محکمہ تعلیم اب صوبوں کی گورنمنٹوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے -

مسٹر جناح کی تردید مسٹر ایم - اے جناح بیرسٹر بمبئی نے اس بیان کی تردید کی ہے - کہ وہ حکومت ہند کے ممبر قانون کے عہدے کے امیدوار ہیں - وہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں خاص ذاتی اغراض کی بنا پر کسی عہدے کی خواہش نہیں - بلکہ اس بات پر زور دیتے ہیں - کہ حکومت کو چاہئے - کہ جسقدر جلد ممکن ہو عہدوں کو ہندوستانی بنا دے - یعنی ان پر ہندوستانیوں کو مامور کرے -

کانپور میں لڑکوں کا اغوا کانپور میں ایک ایسا گروہ آیا ہوا ہے - کہ جو نوعمر لڑکوں کو اڑاتا پھرتا ہے - روزانہ دو چار لڑکے غائب ہو جاتے ہیں - شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے -

میجر بلیک کوئٹہ میں انبالہ - ۲۵ رجولائی - میجر بلیک ۲۵ رجولائی کو کوئٹہ میں وارد ہوئے -

مسٹر مظہر الحق کے مقدمہ کا فیصلہ پٹنہ - ۲۶ رجولائی - مسٹر مظہر الحق کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا گیا تھا - اسکا فیصلہ سنا دیا گیا - مجسٹریٹ نے مسٹر مظہر الحق کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ اور جرمانہ نہ داخل کرنے کی صورت میں تین مہینہ قید کی سزا دی - مسٹر مظہر الحق نے جرمانہ داخل کرنے کی بجائے جیل جانے کو ترجیح دی -

وکیلوں کی ترک موالات سے علیحدگی کلکتہ - ۲۶ رجولائی - مسٹر جے ایم سین گپتا صدر مجلس کانگرس چٹاگانگ کے علاوہ جنہوں نے دوبارہ پریکٹس شروع کرنیکا اعلان کیا ہے - شہر اور مفصلات کے کئی اور تارک موالات وکیلوں نے پریکٹس شروع کر دی ہے -

حکیم لوترابپ پر دعویٰ حکیم عبدالحق ابو تراب امرتسری اور ان کے بیٹے شمس الحق پر ایک مضمون توہین آمیز جان کر مسٹر گرسے ڈپٹی مجسٹریٹ پولیس لاہور نے سات ہزار روپیہ کا دعویٰ دائر کیا ہے -

ماسٹر موتا سنگھ کو سزا ماسٹر موتا سنگھ کو پانچ سال قید سخت دو ہزار جرمانہ کی سزا ہوئی - گورنمنٹ ایڈیٹر نے ماسٹر موصوف پر دو اور مقدمات دائر کئے ہیں -

قواعد اسلحہ کی ایک کمیٹی شملہ - ۲۶ رجولائی - قواعد اسلحہ کی کمیٹی نے شہادتیں لینے کا کام ختم کر لیا - سرکاری گواہوں نے تو یہ کہا کہ موجودہ قواعد و ضوابط تسلی بخش ہیں - غیر سرکاری گواہوں نے زور دیا

غیر ممالک کی خبریں

رائن لینڈ کی آزادی

ایکس لاچیپل - ۲۵ جولائی - ایک کانگرس نے جس میں ۳۶۰ جماعتوں کے قائم مقام شریک تھے - رائن لینڈ کی آزادی کے حق میں اتفاق رائے سے ریزولیوشن پاس کیا ہے -

آئرلینڈ کے باغیوں کی پسپائی

لنڈن - ۲۴ جولائی - جنرل برووٹسٹی کی رپورٹ ہے کہ کرک کے متعدد جنوبی مقامات باغیوں نے خالی کر دیئے ہیں - اور کارک کی جانب ہٹ رہے ہیں - باغی پلوں کو اڑاتے جاتے ہوئے سڑکوں میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں - برفٹ میں انہوں نے قیام کیا تھا - مگر آزاد افواج نے وہاں سے بھگا دیا -

لنڈن میں ایک آئرش عورت کے پاس بم

لنڈن - [illegible] جولائی - اولڈ بیلی میں ایک بیوہ کو گیارہ آتشگیر بم پاس رکھنے کے جرم میں دو سال قید کی سزا دی گئی ہے جس روز سر ہنری ولسن قتل ہوئے ہیں - اس روز شام کو پولیس نے چھاپہ مار کر اس کے مکان میں سے بم برآمد کئے -

حکومت مصر اور لارڈ البنائی

اسکندریہ - ۲۴ جولائی - لارڈ البنائی نے مصر میں برطانیوں پر حملے کئے جانے کے متعلق حکومت مصر کے نام ایک سخت تہدید آمیز خط لکھا ہے - کہ مجرموں کی تحقیق و تفتیش کر کے انہیں سزا دینے کے لئے کارروائیاں کی جائیں اور سیاسی جرائم کا مکمل انسداد کیا جائے - ورنہ حکومت برطانیہ اس کے متعلق سخت کارروائی کریگی -

شاہزادی میری کو حادثہ

لنڈن - ۲۲ جولائی - شاہزادی میری کے بدن میں آج سہ پہر کو سخت چوٹیں آئیں جس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ جس موٹر پر سوار تھیں - وہ لارڈ ایرڈین کے موٹر سے ٹکرا گیا

جرمنی روس کی سازشیں

لنڈن - ۲۲ جولائی - روس سے کچھ شورش پسند برلن پہنچے ہیں - ان کے آنے کی غرض یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف سازشیں کریں - جب سے ہیگ کانفرنس میں روس کو کامیابی نہیں ہوئی - اس وقت سے برابر بالشویک یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ روس میں بالشویک طریق حکومت قائم کرنا موت و زندگی کا سوال ہے -

امیر کابل وزیرستان میں

عراق کا ایک مشہور قمطراز ہے کہ امیر کابل - بذریعہ ہوائی جہاز وزیرستان میں ملاحظہ کے واسطے گئے - وزیریوں نے امیر صاحب کا اچھی طرح سے استقبال کیا -

جرمن ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ

برلن - ۲۵ جولائی - گورنمنٹ کے تمام ملازموں کی تنخواہوں میں یکم جولائی سے ۴۰ فیصدی کا اور یکم اگست سے ۳۴ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے

جرمن وزیر کے قاتلوں کا جنازہ

برلن - ۲۵ جولائی - کرن اور فیشر جو ہر راتھینو وزیر خارجہ جرمنی کے قاتل ہیں - اور جنہوں نے گرفتاری کے وقت سے پیشتر خودکشی کر لی تھی - عزت اور احتشام کے ساتھ دفنایا گیا - اور ان کے جنازوں پر پھول برسائے گئے - طلباء ان کے جنازے کو قبرستان میں اٹھا کر لائے -

برطانوی فرانسیسی کانفرنس

پیرس - ۲۵ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر پوانکارے کے درمیان انگریزی فرانسیسی تعلقات کے متعلق جو کانفرنس ہوگی اس میں بلجیم اور اٹلی کی گورنمنٹیں بھی شریک ہونگی -

ہندوستان اور ولایت کے ہوائی سفر کا سوال

لنڈن - ۲۵ جولائی - اس سوال کے متعلق کہ ہندوستان سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کا سلسلہ شروع کیا جاوے - یہ معلوم ہوا ہے کہ وزارت کو شک ہے کہ آیا ہندوستانی گورنمنٹ اس خرچ کو برداشت کر سکتی ہے - کہ نہیں - امپیریل گورنمنٹ تو تیار نہیں -

انگورہ اور قسطنطنیہ میں اتحاد

اتھنز - ۲۶ جولائی - اخبارات میں قسطنطنیہ سے ایک اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ وزیر خارجہ عزت پاشا نے خفیہ طور پر ازمید کی سیاحت کی اور مصطفی کمال پاشا سے صلح اور انگورہ اور قسطنطنیہ کے تعلقات کے بارہ میں بات کی - اخبارات نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ انگورہ اور قسطنطنیہ میں اتحاد ہو گیا ہے - اور بہت سے کارخانے اور فوجی محکمے اناطولیہ کے حوالے کر دئے ہیں -

شام و عراق کی حکمبرداریاں

لنڈن - ۲۲ جولائی - لیگ اقوام کی کونسل نے بالاتفاق شام پر فرانسیسی اور عراق پر برطانوی حکمبرداریوں کو تسلیم کر لیا ہے

جنرل ٹاؤنشنڈ انگورہ میں

قسطنطنیہ - ۲۷ جولائی - سر چارلس ٹاؤنشنڈ انگورہ پہونچ گئے ہیں - کونسل سفراء کے صدر نے انکا پرتپاک استقبال کیا - نورالدین جو پہلے عراق عرب کے میدانوں میں سر چارلس ٹاؤنشنڈ کے حریف تھے - اب انہوں نے اپنی خدمات جنرل موصوف کے سپرد کر دی ہیں - کہ انگورہ میں دو ہفتہ کے قیام کے دوران میں جو خدمت ان سے چاہیں لیں -

جمال پاشا کے قتل کی خبر

قسطنطنیہ - ۲۶ جولائی - طفلس کی خبر ہے کہ افغان افواج کے ترک مشیر جمال پاشا کو جو پہلے شام اور فلسطین میں کمانڈر افواج تھے - قتل کر دیا گیا ہے -

ترکی یونانی مفروضہ مظالم کی تحقیقات

لنڈن - ۲۷ جولائی - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی تجویز مان لی گئی ہے - کہ ترکوں اور یونانیوں کے بیان کردہ مظالم کی تحقیقات کیلئے جو کمشن مقرر کیا جائے - وہ صلیب احمر کے کارکنان مقیم قسطنطنیہ پر مشتمل ہو - کمشن مذکور موقعہ پر تحقیقات کریگا - اور اس کے دو حصص ہونگے - ایک حصہ ٹرکی میں اور دوسرا یونان میں کام کریگا -

سرحد افغانستان پر بالشویکی افواج

الہ آباد - ۲۶ جولائی - طہران سے "پاینیر" کا ایک ۲۵ جولائی کا بجری تار مظہر ہے - کہ حکومت سوویٹ اور افغانستان کے مابین کشمکش کی افواہیں مشہد میں پھیلی اور اضطراب کا طوفان برپا کر رہی ہیں - بالشویکی افواج غالباً انور پاشا کے خلاف سرحد افغانستان پر جمع ہو گئی ہیں -

(باہتمام شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)